رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

غلام احمد قادیانی

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵ عہ

ششماہی ۸ عہ

سہ ماہی ۴ ۱۲

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ عہ

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۲۵ رمضان ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ - دسمبر - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج زکام اور حرارت کی تکلیف رہی۔ اللہ تعالے حضور کو صحت عطا فرمائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اللہ تعالے کے فضل سے آج نسبتاً آرام ہے۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت آج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے امام مسجد محلہ دار الرحمت کے ہاں ۲۱۔ رمضان کو لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالے مبارک کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسانِ کامل خدا تعالیٰ کی رُوح کا جلوہ گاہ ہوتا ہے

" اس دقیقہ کو دُنیا کی عقل نہیں سمجھ سکتی۔ کہ انسانِ کامل خدا تعالے کی رُوح کا جلوہ گاہ ہوتا ہے۔ اور جب کبھی کامل انسان پر ایک ایسا وقت آجاتا ہے۔ کہ وُہ اس جلوہ کا عین وقت ہوتا ہے۔ تو اس وقت ہر ایک چیز اس سے ایسی ڈرتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالے سے اس وقت اس کو درندہ کے آگے ڈال دو۔ آگ میں ڈال دو۔ وُہ اس سے کُچھ بھی نقصان نہیں اٹھائے گا۔ کیونکہ اس وقت خدا تعالیٰ کی رُوح اس پر ہوتی ہے۔ اور ہر ایک چیز کا عہد ہے۔ کہ اس سے ڈرے۔ یہ معرفت کا ایک آخری بھید ہے۔ جو بغیر صحبت کاملین سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چونکہ یہ نہایت دقیق اور پھر نہایت درجہ نادر الوقوع ہے۔ اس لئے ہر ایک فہم اس فلاسفی سے آگاہ نہیں۔ مگر یاد رکھو۔ کہ ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی آواز سنتی ہے ہر ایک چیز پر خدا تعالے کا تصرف ہے۔ اور ہر ایک چیز کی تمام ڈوریاں خدا تعالے کے ہاتھ میں ہیں۔ اس کی حکمت ایک بے انتہا حکمت ہے۔ جو ہر ایک ذرہ کی جڑ تک پہونچی ہُوئی ہے۔ اور ہر ایک چیز میں اتنی ہی خاصیتیں ہیں جتنی اس کی قدرتیں ہیں۔ جو شخص اس بات پر ایمان نہیں لاتا وُہ اس گروہ میں داخل ہے۔ جو ماقدروا اللہ حق قدرہ کے مصداق ہیں۔ اور چونکہ انسانِ کامل مظہر اتم تمام عالم کا ہوتا ہے۔ اس لئے تمام عالم اس کی طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے۔ وُہ روحانی عالم کا ایک عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم اس کی تاریں ہوتی ہیں اور خوارق کا یہی سِر ہے۔

ہر کار و بار ہستی اثر است عارفاں را
ز جہاں چہ دید آنکس کہ ندید ایں جہاں را"

([illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبرستان میں پہلی لاٹھی عبدالحق کو عبداللہ کبابی نے ماری۔ اور پھر عمر خطاب۔ عبدالصمد اور عطاء الرحمٰن نے مارا۔ ملزم عبدالرحمٰن جٹ اور ظہور احمد بھاگے گئے آئے۔ اور اس پر ہاتھ پھیلا دئے۔ عبدالحق گر گیا۔ اور پھر عطاء الرحمٰن نے ایک اور لاٹھی ماری۔ تیس چالیس احراری بھی بوہڑ کے نیچے بیٹھے تھے۔ منگو ماشکی اور اسحٰق احراری بھی عبدالحق کے پاس ہی کھڑے تھے جس وقت عبدالحق کو مار پڑنے لگی۔ تو وہ بھاگ گئے۔

۱۷ جون کو بھی میں قبرستان گیا تھا اس روز ماسٹر فضل داد کا بچپا زاد بھائی دفن ہوا تھا۔ وہ میرے محلہ کا ہے۔ پچاس ساٹھ احمدی اس روز وہاں تھے۔ دس بارہ احراری بھی قبر پر آ گئے تھے۔ ہم اس وقت دفن کر چکے تھے۔ احراریوں میں مہرالدین آتش باز۔ ماموں کشمیری اور کرم الدین رنگریز بھی تھے۔ قریباً دس پولیس والے بھی تھے۔ اس روز ایک احراری آگے آیا۔ اور کہا کہ مجھے مارو۔ پولیس بجائے اسے روکنے کے ہمیں پیچھے دھکیلتی تھی۔ ہم نے اس پر پروٹسٹ کیا۔ اس روز جنازہ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے پڑھایا تھا ۱۶ جون کو قبرستان میں کسی احمدی نے کسی احراری کو کوئی گالی نہیں دی۔ نہ ہی انہیں مارنے کا حکم دیا۔ کسی نے کوئی سیٹی نہیں بجائی۔

بجواب جرح:۔ مارنے والوں کو میں نے قبرستان میں ہی دیکھا تھا۔ لاٹھیاں ان کے پاس تھیں۔ عبدالحق کو دس بارہ لاٹھیاں پڑی ہوں گی۔ ۱۶ جون کو لالہ وزیر چند قبرستان میں آیا تھا۔ اس نے عبدالحق سے کوئی بات نہیں کی۔ میں نے اسے حملہ آوروں کے نام اور حملہ کی وجوہات نہیں بتائیں نہ اس نے مجھ سے دریافت کیا۔

بیان گواہ سید اسلام صاحب

میں مدرسہ احمدیہ سے جنازہ کے ساتھ قبرستان گیا تھا۔ رستہ میں محمد اسحٰق صاحب گواہ نے کہا کہ کیمرہ کی حفاظت کے لئے ہمارے ساتھ رہنا۔ قبرستان میں عبدالحق۔ محمد اسحٰق اور ایک ماشکی کے ساتھ آیا۔ اور قبر کھودنے میں مزاحمت کی اور کہا کہ ہم مر جائیں گے۔ مگر قبر نہیں کھودنے دیں گے۔ اس نے ولی محمد کی کہی کو پکڑ لیا۔ کہی چھیننے پر دونوں میں کشمکش ہوئی۔ آخرکار ولی محمد نے چھین لی۔ وہ گر گیا۔ اور پھر اٹھا۔ اس پر سب سے پہلے عبداللہ کبابی نے اسے لاٹھی ماری۔ پھر عمر خطاب۔ اور عطاء الرحمٰن اور تین چار اور لڑکوں نے جن کے نام میں نہیں جانتا اسے مارنا شروع کر دیا۔ عبدالرحمٰن جٹ اور ظہور احمد نے اپنے ہاتھ اس پر پھیلا کر اسے بچایا۔ اور حملہ آوروں سے کہا کہ اسے مت مارو۔ آخری لاٹھی عطاء الرحمٰن نے ماری۔ دوسرے بعض لوگوں نے بھی مارنے سے روکا۔ جب مار پڑنے لگی۔ تو عبدالحق کے ساتھی بھاگ گئے۔ ان کو کسی نے نہیں مارا۔ نہ کسی احمدی نے دخل دیا۔ نہ کسی احراری کو گالی دی۔ اور نہ احراریوں کو مارنے کا حکم دیا۔ بوہڑ کے نیچے ۱۵۔۱۶ احراری بیٹھے تھے۔ احمدی قریباً ساڑھے تین سو یا چار سو تھے۔ کیمرہ کی پلیٹیں میں محمد اسحٰق اور محمد امین بھائی محمود احمد صاحب کے گھر لے گئے تھے۔ عبدالحق کو مار پڑنے کے بعد بعض پولیس والے بوہڑ کی طرف سے آئے تھے۔

بجواب جرح:۔ جب ہم پہنچے میں نے کوئی پولیس والا وہاں نہیں دیکھا لالہ وزیر چند نے عبدالحق سے کوئی بات نہیں کی۔ وہ اس وقت بے ہوش سا معلوم ہوتا تھا۔ لالہ وزیر چند نے کسی سے نہیں پوچھا کہ اسے کس نے مارا ہے نہ ہی میں نے حملہ آوروں کے نام بتائے ہیں کیونکہ مجھ سے نہیں پوچھا تھا۔ میں نے لالہ وزیر چند سے یہ نہیں کہا۔ کہ عبدالحق نے اس طرح مزاحمت کی ہے۔ ظہور احمد اور عبدالرحمٰن جٹ نے اس سے کوئی گفتگو کی تھی۔ جو میں نے سنی نہیں میں نے نہیں دیکھا۔ کہ عبدالرحمٰن جٹ نے لالہ وزیر چند کو عبدالحق کی طرف اشارہ کیا ہو۔ میں شناخت پریڈ میں شامل نہیں ہوا تھا۔ اگلے روز میں قادیان سے باہر چلا گیا۔ اور تین چار روز بعد آیا۔ اور مارنے والوں کا کئی لوگوں سے ذکر کیا۔ مگر کسی کا نام نہیں بتا سکتا۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے

جامعہ احمدیہ قادیان میں طبی تعلیم کا انتظام

نظارت دعوۃ و تبلیغ دو تین سال سے اس بات کی تحریک کر رہی تھی۔ کہ مبلغین کو طب سے بھی واقفیت کرانا ضروری ہے سو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے نظارت تعلیم و تربیت نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا ہے۔ اس کے لئے خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن جو پہلے کوئٹہ میں تھے۔ اور جو طبی قابلیت کی وجہ سے کافی شہرت رکھتے ہیں انہوں نے اپنی خدمات آنریری طور پر پیش کی ہیں۔ اور ۲ دسمبر ۳۶ء سے طلبہ کو طب کی پڑھائی شروع کرا دی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب

نمبر ۵۶۵۲ وصیت منکہ شیخ محمد سعید ولد ..... بھاگ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر پچاس برس تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن قادیان کتاب خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد گیارہ روپیہ ہے جس کے دسویں حصہ کی ادائیگی خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کراتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ نیز وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جو جائداد میری ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: بقلم خود شیخ محمد سعید۔ گواہ شد: فخرالدین ملتانی مالک کتاب گھر قادیان بقلم خود۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن مصری بقلم خود۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی دلدار ولد احمد ذات کھوکھر سکنہ جھنگ شہر تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۵/۲/۳۷ تاریخ پیشی بمقام جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۴/۱۱/۳۶

دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نور محمد ولد امیر ذات بلوچ سکنہ چک ۱۴۳ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۰/۲/۳۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۵/۱۱/۳۶

دستخط:۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نگرا احمد ولد گہنہ ذات ماچھی سکنہ تیل بھٹیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۲/۲/۳۷ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۵/۱۱/۳۶

دستخط:۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

384

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے

۲۵- ایسے آدمیوں کی جو زمیندارہ کا کام کر سکیں۔ مضبوط توانا۔ صحت مند ہونے چاہییں۔ ان کو کام سندھ میں کرنا ہوگا۔ تنخواہ فی کس ۱۰ روپے ماہوار دی جائے گی۔ ان کے اہل و عیال گندم کٹائی اور کپاس کی چنائی میں کافی روپیہ کما سکتے ہیں۔

خاکسار۔ محمد عبد اللہ خاں آف مالیر کوٹلہ ڈاکخانہ محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ اینجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ستا ولد حوالا داس ذات گوگنانی سکنہ کالووال تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹- ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۱/۳۷ بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۱۲/۱۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ اینجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی فرید ولد پہلوان ذات ہل سکنہ چک ۲۴۲ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹- ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۲/۱۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۵/۱۱/۳۶

دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

محافظ جنین
حب اٹھرا رجسٹرڈ
اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تے ہیضہ۔ دردپسلی۔ یا نمونیہ۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتیں جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

خدمت اسلام کا ایک طریق

آپ انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان کے ممبر بن جائیں۔ آپ کو ماہوار بیس ٹریکٹ عیسائیت اور ویدک دھرم کے متعلق ملتے رہیں گے۔ خود پڑھیں۔ دوسروں میں تقسیم کریں۔ چندہ سالانہ اڑھائی روپیہ پیشگی ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ٹریکٹ و رسالے برائے فروخت موجود ہیں۔

"نبراس المومنین" رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سو چیدہ چیدہ احادیث کا مفید مجموعہ مع ترجمہ اردو قیمت فی نسخہ ۱ر ایک روپیہ کے بارہ علاوہ محصولڈاک

"وہی ہمارا کرشن" لطیف ترین ٹریکٹ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے رقم فرمایا ہے۔ اردو فی سینکڑہ ۱۴ر ہندی فی سینکڑہ ایک روپیہ چار آنہ (۱۴ر) مع محصولڈاک

ٹریکٹ "الوہیت مسیح کی تردید میں بیس انجیلی دلائل" فی سینکڑہ ۱۴ر مع محصولڈاک

خاکسار۔ سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام۔ قادیان

شادی ہوگئی؟

مفرح یاقوتی

آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہیں۔ یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش۔ دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی چیز ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ اس کو آج ہی استعمال کر کے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت ہی عجیب الاثر۔ تریاقی۔ مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر۔ موتی کستوری۔ جدوار۔ اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب۔ انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس۔ مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں! اور جنکو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔ **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفردات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۸ دسمبر۔ مسٹر ایڈن وزیر امور خارجہ نے دارالعوام میں چند سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ بعض اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند روز پیشتر ۵ ہزار جرمن کیڈٹ پہنچ چکے ہیں۔ یہ بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اس وقت اطالویوں کی ایک بھاری جمعیت بھی باغیوں کی فوجوں کی معاونت کر رہی ہے۔ اور روس اور دوسری غیر ملکی حکومتوں کے افراد بھی حکومت ہسپانیہ کی امداد کے طور پر لڑ رہی ہے۔

بمبئی ۸ دسمبر۔ اخبار بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے متعدد ارکان ملک معظم کی خدمت میں ایک مکتوب بھیجنے والے ہیں کہ وہ ملک معظم کے ہر اقدام میں جو وہ اپنے آئینی حقوق کے تحفظ میں اختیار کرنے کا فیصلہ کریں۔ ان کی حمایت اور اعانت کے لئے تیار ہیں۔ بعض قدامت پسند ممبروں نے فرداً فرداً عریضہ ارسال کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے ساتھ ہی دوسرے ممبروں کو بھی یہی مشورہ دیا ہے۔

منیلا ۸ دسمبر۔ لیوزان کے شمال مغربی صوبہ ازبلا سے فوج کے ایک کپتان کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ فلپائن میں ایک ہولناک سیلاب آ گیا ہے۔ ہزاروں لوگ پانی میں ڈوب گئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ فلپائن کے لوگوں نے اپنی زندگی میں اس سے زیادہ تباہ کن سیلاب کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس وقت ۴۰ قصبات زیر آب ہیں۔ نقصان کا اندازہ بہت زیادہ ہے

لنڈن ۸ دسمبر۔ کینس کے مقام پر مسز سمپسن نے اخبارات کے نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ وہ نہیں چاہتی کہ اس کے فعل سے بادشاہ کی ذات یا تخت پر کسی قسم کا برا اثر پڑے۔ اگر میرے اس فعل سے موجودہ مشکل حل ہو سکتی ہے تو میں فوراً دست کش ہونے کے لئے تیار ہوں۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ شاہی حلقوں میں مسز سمپسن کے بیان پر حیرت واستعجاب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے موجودہ سیاسی عقدہ حل نہیں ہوگا۔ کیونکہ ملک معظم کا فعل ہی اس الجھن کو ختم کر سکتا ہے واقف حال لوگوں کا بیان ہے کہ مسز سمپسن نے یہ بیان بغیر کسی انگیخت کے دیا ہے

لنڈن ۸ دسمبر۔ آج صبح کرائیڈن سے ایک پراسرار طیارہ کینس کی جانب روانہ ہوا۔ چونکہ موسم خراب تھا۔ اس لئے اس ہوائی جہاز کو کئی گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا۔ اس ہوائی جہاز کی روانگی کے متعلق بہت استعجاب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ چونکہ طوفان دیر تک نہ تھما اس لئے طیارہ طوفان میں ہی روانہ ہو گیا۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانس میں دو ہوائی مستقروں کے اردگرد ذیجیوں کا زبردست پہرہ متعین کیا گیا تھا۔ کیونکہ ان مقامات پر اس ہوائی جہاز کو پٹرول لینا تھا اور پہرہ اس لئے متعین کیا گیا تھا۔ کہ کوئی شخص اس ہوائی جہاز کے نزدیک پہنچنے نہ پائے۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ دارالعوام میں میجر ایٹلی کے جواب میں سر جان سائمن نے کہا۔ کہ مسٹر بالڈون اپنے کل کے بیان میں کسی قسم کا اضافہ کرنے کے لئے تیار نہیں اور یہ بھی بتانے سے قاصر ہیں۔ کہ ایوان کے سامنے وہ کب صحیح اطلاع پیش کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ تاہم اس بات کا یقین دلایا جاتا ہے۔ کہ مزید حالات سے ایوان کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ آج دارالعوام میں رسمی طور پر ملک معظم کی خدمت میں چند محضرنامے پیش کئے گئے۔ جن میں بادشاہ سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ ہندوستان کے تمام صوبوں اور برما کے گورنروں کے نام ہدایات جاری کریں۔

الہ آباد ۸ دسمبر۔ یو۔پی کی صوبائی کانگرس کمیٹی نے اپنی ایک قرارداد میں یہ قرار دیا ہے۔ کہ کسانوں کی فلاح کے لئے لگان کے بقایا کو معاف کیا جائے۔ اور جو زمینیں پیداوار کے لحاظ سے اچھی نہیں ان پر مالیہ نہ لگایا جائے۔ نیز تمام قرضے منسوخ کر دیئے جائیں۔

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ جیبوڑو سڑک کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ سڑک ٹوچی کیمپ سے جنوب مشرق کی طرف چار میل تک تعمیر ہو چکی ہے۔ چند بار دور سے قبائلی لوگوں نے فائر کئے۔ دن کے وقت قبائلی لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے تین بار ہوائی جہاز استعمال کئے گئے۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ مسز سمپسن کے بیان سے پارلیمنٹری حلقوں میں امید و رجا کی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ اور عام طور پر اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ عین ممکن ہے اس بیان کی وجہ سے کوئی نہ کوئی ایسا راستہ نکل آئے جس سے موجودہ مشکل حل ہو جائے گی۔ مگر بعض حلقوں کا خیال ہے کہ اس بیان کی وجہ سے واقعات کی رفتار میں سرعت پیدا ہو جائے گی۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کی شادی کے مسئلہ پر وزراء اس لئے سرگرمی کے ساتھ گفت و شنید کر رہے ہیں کہ کسی آخری فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ملک معظم کی طرف سے جو تاخیر ہو رہی ہے اس سے برطانیہ کا اعتماد اٹھ رہا ہے اور شرح تبادلہ میں کمی واقع ہو رہی ہے اور حکومت کے بین الاقوامی تعلقات بے اثر ہو رہے ہیں۔ لہذا عارضی طور پر انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ملک معظم کے فیصلہ کے نتیجہ کے طور پر خواہ کسی قسم کے آئینی سوالات کیوں نہ پیدا ہوں بلا توقف انہیں طے کیا جائے۔

امرت سر ۸ دسمبر۔ گندم ماگھ ۴ روپے ۳ پائی۔ گندم چیت ۳ روپے ۱ آنہ گندم ہاڑ ۳ روپے ۳ پائی۔ سونا ۳۶ روپے اور چاندی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) وزیراعظم عراق حکمت سلیمان نے زمام حکومت ہاتھ میں لیتے ہی تعمیری اور اصلاحی کاموں کا آغاز کر دیا ہے۔ عراق کی جدید وزارت نے طے کیا تھا۔ کہ وزیر خارجہ عراق کو ریاض روانہ کیا جائے۔ تاکہ وہ حکومت عراق کی جانب سلطان ابن سعود کے خلاف اتحاد عرب کے معاہدہ پر تبادلہ خیالات کریں۔ چنانچہ وزیر مذکور اس غرض کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ وزیر عراق اقتصادی مسائل اور محصولات کے معاملہ پر گفت و شنید کے علاوہ مندرجہ ذیل تین امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ (۱) تحریک اتحاد عرب میں حکومت یمن کو بھی جلد از جلد شامل کیا جائے اور امام یمن سے اس بارہ میں گفت و شنید شروع کر دی جائے۔ (۲) ان مندوبین کا تقرر جو فلسطین کے مسائل کو طے کرنے میں عربوں کی امداد کریں۔ اور شاہی کمیشن کے سامنے عربوں کے مفاد کو مستحکم بنیادوں پر پیش کریں (۳) ترکی۔ عراق۔ افغانستان اور ایران میں جو میثاق مرتب ہوا ہے اس میں شرکت کے لئے سلطان ابن سعود کی حکومت کو دعوت د

لکھنؤ ۸ دسمبر۔ گونڈہ کی سپیشل پولیس نے یو۔پی کے مشہور ڈاکو میوارام کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس ڈاکو نے گونڈہ کے سارے علاقہ میں دہشت طاری کر رکھی تھی۔ حکومت نے اس کی گرفتاری کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام مقرر کر رکھا تھا۔

پٹنہ ۸ دسمبر۔ بہار لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے لیڈی امام پٹنہ کی مسلم خواتین کے حلقہ انتخاب کی طرف سے بلا مقابلہ منتخب ہو گئی ہیں۔

دوائی اٹھرا نسخہ حضرت لقمان الملک شاہی حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ و مصدقہ حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے لئے دواخانہ رفیق زندگی قادیان کو یاد رکھیں۔ قیمت فی تولہ ۴؍ تین تولہ سے زائد کے لئے ۱۲؍ تولہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب اسمبلی کے مسلم حلقہ تحصیل بٹالہ کے متعلق

احباب کی خاص ذمہ واری

احباب کو معلوم ہے کہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے مسلم حلقہ تحصیل بٹالہ سے پنجاب اسمبلی کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہیں۔ چوہدری صاحب کے مقابل پر تین اور امیدوار ہیں۔ جن میں سے ایک احرار کا نمائندہ ہے۔ جیسا کہ ہم متعدد دفعہ اعلان کر چکے ہیں۔ ہماری رائے میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب موصوف جملہ امیدواروں میں زیادہ قابل۔ زیادہ تجربہ کار۔ زیادہ آزاد رائے رکھنے والے زمینداروں کے حالات اور ضروریات سے زیادہ واقف اور ان کے ساتھ دلی ہمدردی رکھنے والے ہیں۔ اردو اور انگریزی ہر دو زبانوں میں نہائت عمدہ تقریر کر سکتے ہیں۔ پس حلقہ تحصیل بٹالہ کے جملہ مسلمان ووٹروں کو چاہیئے۔ کہ وہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں رائے دیں۔ اور ہمارے دوستوں کو خاص طور پر اس معاملہ میں توجہ دینی چاہیئے۔ کہ نہ صرف خود چوہدری صاحب کے حق میں ووٹ دیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی جوان کے زیر اثر ہوں سمجھا کر چوہدری صاحب کے حق میں ووٹ دلائیں۔ نیز جو دوست تحصیل بٹالہ سے باہر رہتے ہیں۔ مگر رشتہ داری یا دوستی یا کسی اور وجہ سے ان کا تحصیل بٹالہ کے کسی گاؤں میں اثر ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اس گاؤں میں پہونچ کر اپنے اثر اور رسوخ کو جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں استعمال کریں۔ اور اپنی کوشش کے نتیجہ سے قادیان دفتر انتخابات اسمبلی میں بھی اطلاع دیں۔ یہ کام خاص توجہ کے ساتھ فوراً ہونا چاہیئے کیونکہ وقت بہت تنگ ہے اور دوسرے امیدوار اپنی اپنی جگہ انتہائی کوشش سے کام لے رہے ہیں ؛

احمدی ووٹرز سے التماس

جو احمدی ووٹر ملازمت یا کسی اور وجہ سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ یا اپنی رہائش منتقل کر لی ہے۔ وہ مہربانی فرما کر اپنے ووٹ کا حق استعمال کریں یعنی جہاں ووٹ دے سکتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر ووٹ دیں ؛ ناظم انتخابات اسمبلی قادیان

مالی مشکلات کے حل کے لئے نئی تجاویز اور احباب کرام

میری طرف سے جو تحریک زیر عنوان "مالی مشکلات کے حل کے لئے نئی تجاویز" الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کی ہر ایک تجویز کو اپنی اپنی جماعت میں منظم طریق پر عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور سکرٹریان مال ذمہ وار ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ اس پرچہ کو محفوظ رکھیں۔ تمام تحریک کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ اور اس پر پورے جوش اور سرگرمی کے ساتھ عمل کرائیں۔ نیز اس پرچہ کے صفحہ ۶ کالم ۲ پر جو ہدایات درج ہیں۔ ان کو بھی خاص طور پر پیش نظر رکھیں۔ کیونکہ جماعت میں بیداری پیدا کرنے کے لئے ان تجاویز میں مصالحہ موجود ہے ؛

فرزند علی رضی عنہ ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۹ دسمبر ۱۹۳۶ء تک بیرون ہند سے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

80	A. B. Kis	Budapest (Hungry)
81	Hilda-G-Hando W. New ark Notts	
82	Boonyamin L. Akinbiyi Lagoos	
83	Al-Adidlatunyi Odutayo Nigeria.	
84	Haroon Husan	"
85	Ismail Eduntan Abdul Qadir	"
86	Jamilati	"
87	Mr. Djahali.	Java
88	" Djoehi.	"
89	" Isan.	"
90	" Sarip.	"
91	" Maikoendan.	"
92	Mrs. Maikoen.	"
93	Mr. Selan.	"
94	" Boltjang.	"
95	" Mioeng.	"
96	" Sahali.	"
97	" Marli.	"
98	" Moersi.	"
99	" Tamin.	"
100	" Djoehri.	"

درس رمضان المبارک کے اختتام پر دعا

چونکہ یہ احتمال ہے کہ روزے بجائے تیس کے انتیس ہوں۔ اور عید بجائے ۱۶ دسمبر ۱۹۳۶ء کے ۱۵ دسمبر کو ہو۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نظارت کی درخواست پر آخری سورتوں کا درس اور دعا ۱۴ دسمبر کو منظور فرمائی ہے۔ لہذا احباب مطلع رہیں۔ کہ ۱۴ دسمبر کو بعد نماز عصر حضور قرآن مجید کے درس کے اختتام پر انشاء اللہ دعا فرمائیں گے۔ حضور کی صحت کے لئے احباب خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں ؛ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء پر نظم پڑھنے والے احباب

تلاوت قرآن مجید کرنے اور نظمیں پڑھنے والے احباب اپنے ناموں اور مکمل پتوں سے زیادہ سے زیادہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء تک مجھے اطلاع دیں۔ اور جو نظمیں پڑھنی چاہتے ہوں۔ وہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء سے پہلے پہلے بھجوا دیں۔ نیز انہی ایام جلسہ میں چند روز پیشتر یا ۲۳-۲۴ دسمبر ۱۹۳۶ء کو دفتر نظارت میں تشریف لا کر اپنی نظمیں اور قراءت سنانی ہوگی جس کے بعد فیصلہ کیا جا سکے گا ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ رمضان ۱۳۵۵ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج مناظرہ منظور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے خود بحث کرنے کا اعلان

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر "فیصلہ کن" مباحثہ

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو "خدا کے رسول کے تخت گاہ" سے علیحدہ ہوئے بائیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اس دوران میں انہوں نے ہر رنگ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بلند شان یعنی منصب نبوت کو چھپانے کے لئے جدوجہد کی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کے اس طلسم کو باطل کرنے کے لئے دلائل و براہین کا بہت بڑا انبار جمع ہو گیا ہے۔ اور اہل دانش و بینش کی نظر میں ان لوگوں کی دورنگی۔ اور غلط رویہ بالکل واضح ہو چکا ہے ؛

گزشتہ دنوں جبکہ احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف یورش شروع کر رکھی تھی ہمارے غیر مبایع دوستوں کو یہ دُور کی سُوجھی۔ کہ انہوں نے احرار کی گونہ تائید کے لئے ایک طرف تو جماعت احمدیہ کو نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ مسائل پر بحث کا چیلنج دے دیا اور دوسری طرف اس بحث میں فیصلہ کا انحصار لے دے کر چار غیر احمدی منصفوں پر رکھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے نفس چیلنج کو قبول کر کے طریق فیصلہ کی لغویت کو واضح کیا گیا۔ کیونکہ اس طریق فیصلہ میں سراسر نقصانات ہیں۔ اور نفع کوئی بھی نہیں۔ آخر ان کی طرف سے خاموشی اختیار کر لی گئی ؛

میں نے "الفضل" (۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء) میں ایک مضمون "مسئلہ نبوت کے متعلق ایک اور فیصلہ کن تحریر" کے عنوان سے لکھا۔ جس میں مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی ایک دستخطی تحریر کا عکس شائع کیا جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد سعا بہشتی مقبرہ کے رجسٹر میں اپنے قلم سے درج کی۔ اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے متفق علیہا عقیدہ پر صریح دلالت کرتی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اس تحریر کی اصلیت کو خاموشی سے تسلیم کر چکے ہیں۔ اور اگر انہیں شک ہو تو وہ ہر وقت اس تحریر کو ملاحظہ کر کے اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔ ہاں میں نے مندرجہ بالا مضمون کے آخر میں اہل پیغام کو بایں الفاظ چیلنج کیا تھا:۔

"ہم پھر ایک مرتبہ بآواز بلند اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں میں جرأت ہے۔ تو آئیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں تحریری اور تقریری مناظرہ کریں۔ کیا کوئی ہے جو ہمارے اس چیلنج کو منظور کرے گا"

اس چیلنج پر اہل پیغام کے "جائنٹ سکرٹری" صاحب نے اپنے انحصول کی تسلی کے لئے ... تاریانی چیلنج منظور" کے عنوان سے ایک نوٹ شائع کیا جس میں وُہی غیر احمدی ثالثوں کی پُرانی شرط کا اعادہ کیا۔ اور کہا کہ مولوی محمد علی صاحب صرف حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان سے ہی مناظرہ کریں گے۔ میں نے انکی اس منظوری کی حقیقت اور ان شروط کی تغلیط دلائل کی رُو سے "الفضل" (۱۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء) میں مفصل شائع کرا دی۔ میرے اس جواب پر "جائنٹ سکرٹری" صاحب تو آج تک خاموش ہیں۔ البتہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۶ء کے "پیغام صلح" میں مولوی محمد علی صاحب کے قلم سے ایک مضمون "امیر جماعت قادیان کو فیصلہ کن بحث کے لئے دعوت" شائع ہوا ہے۔ چونکہ میں نے لکھا تھا:۔

"جائنٹ سکرٹری صاحب کا فرض ہے۔ کہ جناب پریذیڈنٹ صاحب انجمن اشاعت اسلام سے مشورہ کے بعد جواب اثبات میں شائع کریں۔ تا جگہ اور تاریخ وغیرہ کا جلد فیصلہ کیا جا سکے"۔ (الفضل ۱۴ اکتوبر)

اس لئے میں سمجھتا ہُوں۔ کہ اس مشورہ کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ خود مولوی صاحب نے مضمون لکھا ہے:۔

"مجھے افسوس ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے ہمارے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء والے چیلنج کو "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سرکردہ احباب" کی ڈیڑھ سالہ دعوت بحث سے بلاوجہ ملا کر فرمایا ہے

"یہ بحث کا سلسلہ دونوں جماعتوں کے افراد کی طرف سے برابر دونوں فریق کے اخباروں اور ٹریکٹوں میں چل رہا ہے۔ جس کا کوئی بھی نتیجہ نہیں"

حالانکہ ہمارے ۱۵ ستمبر والے چیلنج پر ۱۴ اکتوبر کے بعد سے "سرکردہ احباب" کی طرف سے بالکل خاموشی ہے وہ ہمارے چیلنج کو منظور کر کے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ ہاں اگر مولوی صاحب "پیغام صلح" کے مضامین اور انجمن اشاعت اسلام کے ٹریکٹس دربارہ نفی نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "بے نتیجہ" سمجھتے ہیں۔ تو ہم ان کی تصدیق کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ پھر ان کو روک کیوں نہیں دیتے۔ بہرحال مولوی صاحب کا یہ ارشاد اگر تو چیلنج مناظرہ کے متعلق ہے۔ تو خلاف واقع ہے۔ اور اگر مضامین کے متعلق ہے۔ تو اپنے ماتحتوں کو ان "بے نتیجہ" حرکات سے روکنا آپ کا اولین فرض ہے۔ اور اس صورت میں ہمارے جوابی مضامین خود بخود رک جائیں گے ؛

ہم نے اہل پیغام کی ثالثوں والی انوکھی تجویز کے متعلق صاف لکھا تھا:۔

"آپ کی تجویز کے مطابق چار احمدی چار غیر مبایع۔ اور چار غیر احمدی ہوں گے۔ تو گویا درحقیقت آپ غیر احمدیوں کے ہی فیصلہ پر انحصار رکھنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی یہ تجویز نہایت ناموزوں اور دینی بحث کی رُوح کے صریح منافی ہے"

اور ایسا ہی ہم نے جائنٹ سکرٹری صاحب کی ضد (کہ مولوی محمد علی صاحب صرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ہی بحث کریں گے اور کسی احمدی عالم سے بحث کے لئے تیار نہ ہوں گے) کا بھی ایسا جواب دیا تھا جس پر انہیں لاجواب ہونا پڑا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب مولوی محمد علی صاحب ہمارے بیان کی معقولیت کے پیش نظر تحریر فرماتے ہیں :۔

"میں اس شرط کو بھی جس کا ذکر ابتداً میں کیا ہے چھوڑتا ہوں۔ صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز خود اپنی ذمہ واری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فیصلہ کن بحث کے لئے قدم اٹھائیں"
(پیغام صلح ۱۹ نومبر)

یقیناً مولوی صاحب کی یہ خواہش بہت مبارک ہے۔ اور اگر وہ اس بات پر قائم رہیں تو دنیا دیکھے گی۔ کہ خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں اہل پیغام کے پاس محض سراب ہے۔ میں مولوی صاحب کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے مضمون کا ذکر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا :

"میری طرف سے اعلان کردیں۔ کہ میں خود مولوی محمد علی صاحب سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بحث کروں گا۔ انہیں چاہیئے کہ اس کے لئے فریقین کے حق میں مساوی شروط کا تصفیہ کرلیں بحث میں خود کرونگا۔ انشاء اللہ"

پس میں یہ اعلان کرتا ہوا مولوی صاحب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اخبارات میں تصفیہ شروط کا سلسلہ جاری کرنے کی بجائے اپنی طرف سے بہت جلد دو نمائندے مقرر فرما دیں۔ ایسا ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے دو نمائندے مقرر فرمادیں گے۔ اور وہ مل کر مساوی شروط۔ تاریخ۔ اور جگہ وغیرہ امور کا فیصلہ کرکے اخبارات میں شائع کردیں۔ اور خدا تعالے کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ بحث ہو جائے :۔

مضمون بحث طے شدہ اور مسلمہ فریقین ہے۔ یعنی نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون میں مولوی محمد علی صاحب چاہے غیر احمدیوں کے جنازہ کو دلیل بنائیں۔ یا ان کے کفر و اسلام کو۔ یہ ان کا حق ہوگا مگر خدارا اس قسم کی غلط بیانی نہ کریں جیسا کہ انہوں نے (انوار خلافت صفحہ ۹۳) کے متعلق کی ہے۔ گویا کہ غیر احمدیوں کے جنازہ کا مسئلہ ابھی تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے صاف نہیں کیا۔ حالانکہ اس جگہ تو یہ مسئلہ نہایت وضاحت سے بیان ہو چکا ہے۔ وہاں پر صرف احباب جماعت کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے عمل اور کھلے فتاوے کے بالمقابل بعض لوگوں کو بعض خاص صورتوں میں اجازت دینے سے پیدا شدہ بظاہر تعارض کی تطبیق کے ذکر کرنے کا وعدہ ہے۔ نہ کہ اصل مسئلہ کو صاف نہیں کیا گیا۔ بہرحال اگر اس قسم دلائل سے ہی مولوی صاحب نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابطال کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو بحث کے دوران میں پیش کرسکتے ہیں۔ موضوع بحث نبوت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہوگا۔

مولوی صاحب! آپ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا سفر سندھ کیوں بوجھل بن رہا ہے کیا ہم کبھی آپ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آپ تقریباً چھ ماہ ڈلہوزی کی کوٹھی میں تشریف رکھتے ہیں یاد رکھیں کہ ہمارے نزدیک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا کسی سے دینی بحث کرنا آپ کی کرشان نہیں۔ لیکن اگر ہر شخص یہی ضد کرنا شروع کردے۔ کہ میں تو ان کے بغیر کسی سے بحث نہ کروں گا۔ تو یقیناً یہ طریق خلاف عقل اور ہمارے نظام میں خارج ہے۔ اس لئے اسے منظور نہیں کیا جاسکتا۔ اب آپ کی طرف سے اس ضد کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس لئے حضور نے نہایت خوشی سے خود بحث کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ جیسا کہ ۱۹۱۵ء میں بھی حضور نے آپ سے خود بحث کے لئے اعلان فرمایا۔ اور لاہور میں کافی دیر تک انتظار کرتے رہے۔ مگر اس وقت بات آپ کی طرف سے رہ گئی تھی۔ ہاں یہ الزام آپ پر آتا ہے۔ کیونکہ آپ کے ساتھی آپ کو جو "قنوان" کو "تثنیہ اور جمع" قرار دینے والے ہیں۔ (بیان القرآن صفحہ ...) اتنا اونچا کرتے ہیں۔ کہ کسی احمدی عالم کے ساتھ آپ کا بحث کرنا جائز ہی نہیں سمجھتے۔

بالآخر میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے تمام ایسے ساتھیوں سے جن کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت ہے۔ خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اب اس موقعہ کو ضائع نہ کریں اور لاطائل اور لایعنی باتوں میں وقت نہ گنوائیں۔ بہت جلد امور ضروریہ کے تصفیہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ تاکہ تاریخ بحث کا جلد اعلان کردیا جائے۔ اور حق اپنی پوری شان میں ظاہر ہو۔ اے خدا تو ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلا۔ آمین :۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری مولوی فاضل قادیان

تیسرے سال کا چندہ تحریک جدید
اور
بیرون ہند کی احمدی جماعتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے تیسرے سال کی تحریک جدید کو شاندار رنگ میں کامیاب بنانے کے لئے امید رکھتے ہیں۔ کہ جہاں غربا اور متوسط طبقہ کے مخلصین اپنے وعدوں کو نمایاں اضافوں کے ساتھ پیش کررہے ہیں۔ وہاں اللہ تعالے کے فضل و کرم سے وہ مخلصین بھی جو آسودہ حال سمجھے جاسکتے ہیں۔ اور جنکی ماہوار آمدنی ڈیڑھ سو یا اس سے زیادہ ہے۔ کافی اضافہ کے ساتھ تیسرے سال کے وعدے پیش کرینگے چنانچہ ہندوستان کی جماعتوں کے مخلصین حضور کے منشاء مبارک کو جلد پورا کرنے کے لئے اپنے وعدے ڈیوڑھے سوائے پیش کررہے ہیں۔ بیرون ہند کی جماعتوں کو بھی جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ ہندوستان سے باہر کی جماعتوں کو یاد ہوگا۔ کہ پہلا سال ختم ہونے پر دوسرے سال کی تحریک جدید کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا تھا۔ "ہندوستان سے باہر کی ہندوستانی جماعتوں نے اتنا حصہ نہیں لیا جتنا میرے نزدیک وہ لے سکتی تھیں" اس پر بالعموم بیرون ہند کی جماعتوں نے دوسرے سال کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور خدا کے فضل سے حضور کی خوشنودی حاصل کی۔ اب تیسرے سال کے لئے جبکہ حضور جماعت کے تمام مخلصین سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد اس سال کی تحریک جدید کو اس قدر زیادہ کامیاب ثابت کرینگے۔ کہ اس سے پہلے سلسلہ کی تاریخ میں اس کی مثال نہ پائی جاتی ہو۔ اس امید کو پورا کرنے کیلئے ہندوستان سے باہر کی جماعتیں بالخصوص شرقی افریقہ و ایران وغیرہ کے مخلصین جو بالعموم آسودہ حال ہیں دوسرے سال کیطرح حضور کی دعا اور خوشنودی حاصل کرنے اور اعلائے کلمۃ الحق کیلئے اپنے وعدے کم از کم ڈیوڑھے پیش کرینگے :۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

381

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشق و محبت

عشقِ مجازی

سالکاں را نیست غیر از وے امام
رہرواں را نیست جُز وے رہبرے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

دیباچہ عشق یعنی پہلا حصّہ اس داستان کا جب میں نے ختم کیا۔ تو شائد بعض سادہ مزاج لوگ یہ سمجھے ہوں گے کہ بس معاملہ ختم شُد۔ اور آسمان ختم شد چلو کامل ہو گئے۔ وصل الٰہی نصیب ہو گیا۔ اور بعض ایسی باتیں بھی ہو گئیں جنہیں عوام الناس خدا تک پہونچنا کہتے ہیں۔ بس اب ہمچو من دیگرے نیست رٹنے لگے۔ اور لگا ان کا پیٹ پھٹنے تکبر نکلنے اور ریا کے مظاہرے ہونے اور پہونچے سیدھے جہنم کو۔

یہ کیوں ہوا۔ اس لئے کہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کا اصلی چہرہ نہیں دیکھا۔ دُنیا کو ترک نہیں کیا۔ قرآن مجید نہیں پڑھا۔ سنت اللہ پر غور نہیں کیا۔ بزرگوں کی صحبت نہیں پائی۔ خدا تعالےٰ کی براہ راست تربیت سے محروم رہے۔ اپنی دُعاؤں کی قبولیت کے رجسٹروں۔ اور الہاموں کی کاپیوں کا پشتارہ اٹھایا اور ارادت مندوں کی طلب میں ملکہ یوں کہو۔ کہ دُنیا کی طلب میں اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ٹھوس بات کی جگہ ابتدائی چمک دمک پر فریفتہ ہو کر رہ گئے۔ ان بیلنوں میں سے نکلے بغیر دعوئ ولایت کر دیا۔ جن سے اولیاء الٰہی کو گنے کی طرح بیلا جاتا ہے۔ اور ان چکیوں میں پسے بغیر دعوئ بزرگی کر دیا۔ جن میں صدیقوں کو پیسا جاتا ہے۔ اور تلخیوں کے اٹھائے بغیر خدا سے ایسے واصل باللہ ہونے کے مدعی ہو گئے۔ جن کے متعلق آیا ہے۔ ؎

میخواہند نگارِ من تہیدانِ عشرت را

صرف صابون سے مُونہہ دھو کر سر میں تیل ڈال کر کنگھی کر کے اور اچھے کپڑے پہن کر اور آئینہ میں اپنا مُنہ دیکھ کر یہ کہنے لگ گئے۔ کہ ع

عشقِ الٰہی مُنہ پر وسّے ولیاں ایہہ نشانی

مُرشدِ کامل کی ضرورت

جس طرح مَیں نے پہلے بتایا تھا کہ ایک جُدائی ضروری ہے ہر آدم کے لئے۔ اور وُہ جنت میں سے نکالا جاتا ہے۔ تاکہ قیمت دے کر اس سے بہتر جنت میں داخل ہو۔ اسی طرح اس درجہ کے بعد بھی سالک کو واپس دھکیلا جاتا ہے۔ مگر سختی سے نہیں۔ محبت سے۔ اور اس طرح جس طرح باپ اپنے بچہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر سے نکال کر مدرسے جاتا ہے اور وہاں اُستاد کے سپرد کر آتا ہے اب لڑکا مدرسہ میں ہی تو نہیں رہتا۔ بلکہ چھ گھنٹہ سبق پڑھ کر اپنے والدین کے گھر آ جاتا ہے۔ اسی طرح سالک نے اس زمانہ میں اپنا پرانا تعلق جو خدا تعالےٰ سے ہوا تھا۔ وُہ بھی قائم رکھتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ بعض خاص مصالح سے اس کا دوسرا تعلق کسی مرشد کامل یا نبی سے کرا دیتا ہے۔ تاکہ وُہ اس کا شاگرد بن کر۔ اور اس کی نقل کر کے بہت جلد قابلیتیں پیدا کرے۔ جو بغیر ایسے استاد کے پیدا ہو نہیں سکتیں۔ اسلام یا سلسلۂ احمدیہ میں ایسے مرشد کا نام اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے نبی یا خلیفہ ہے۔ اور عوام الناس اسے مرشد کے نام سے پکارتے ہیں۔

پس ابتدائی ترقی کے بعد یہ ضروری ہے۔ کہ انسان مزید ترقی کے لئے کسی اُستادِ کامل۔ یا محبوب الٰہی کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ وُہ اس کی نقل کرے اور اس سے تربیت حاصل کر کے جلد تر خود خدا کا محبوب بن جائے۔ دُنیا کے ہر علم کی طرح یہاں بھی استاد کا ہاتھ پکڑنا پڑتا ہے۔ اپنی رائے اور اجتہاد کرنے والے ہمیشہ ہلاک ہوتے ہیں اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پر عمل کرنے والے ہی ہمیشہ کامیاب بھلا یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ ایک بڑھئی یا لوہار یا کاتب یا گھڑی ساز۔ یا مدرس یا ڈاکٹر اپنے کام کو بغیر اُستاد کے نہ سیکھ سکے۔ بلکہ اعلےٰ کاموں میں تو بعض دفعہ ایک علم کئی کئی استادوں سے سیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن روحانیت کا علم۔ معرفت کا علم۔ اور الٰہیات کا علم بغیر کسی اُستاد اور بغیر کسی کتاب کے خود بخود سیکھ جائے! ناممکن۔ بالکل ناممکن قطعی ناممکن۔

اس لئے سالک کو پھر وہاں سے اتار کر ایک مدرسہ میں بٹھا دیا جاتا ہے جس کا استاد نبی۔ یا خلیفہ ہوتا ہے۔ اور حکم ہوتا ہے۔ کہ اب اس سے آدابِ طریقت۔ اور آدابِ محبت سیکھو۔ اور پہلے اس کے رنگ میں رنگین ہو۔ تاکہ تم پر ہمارا رنگ نمبر ۲ چڑھ سکے۔

پھر جب طالب وہاں تسلی بخش ترقی کرتا ہے۔ تو اس کو اگلی جماعت میں چڑھایا جاتا ہے۔ اور اس کی تربیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی اور نمونہ پر ہوتی ہے۔ پھر آگے تیسرا زینہ ہے۔ وہاں کا سکول۔ اور وہاں کی تربیت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے رنگ میں ہوتی ہے۔ مگر اس قربِ نبوّت کے زمانہ میں۔ اور خصوصاً ایک عظیم الشان مُوعود خلیفہ کی وجہ سے۔ مجھے تو یہ تینوں کچھ ایک ہی چیز نظر آتی ہے۔ اور کوئی تفریق کی ضرورت نہیں دکھائی دیتی۔

درگاہ الٰہی میں بطور امیدوار عشق

اس کے بعد انسان اس قابل ہوتا ہے۔ کہ وُہ درگاہ باری تعالےٰ میں بطور امیدوار عشق پیش کیا جاسکے۔ اور جب تک ان استادوں کا روپ اس پر نہ چڑھے۔ اور ان کی محبت کا رنگ اس پر غالب نہ ہو۔ تب تک بارگاہ الوہیت کے داخلہ کا سرٹیفکیٹ اسے نہیں ملتا۔ کیونکہ در اصل اس دربار میں وُہی رسائی پاتا ہے۔ جو محمد یعنی خدا کے اپنے محبُوب سے مشابہت رکھتا ہو۔ یا اس محبوب کے فوٹو یا ظل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہت رکھتا ہو۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام سے مشابہت رکھتا ہو۔ جو اس ظل یا فوٹو کے "نظیر" ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ کَاَنَّ اللّٰہ ہیں۔ ان سے جب تک عشق نہ لگایا جائے۔ تب تک خدا تعالےٰ کا سچا عشق حاصل نہیں ہوتا۔

پس یہ وُہ عشق مجازی ہے جس کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں کہ اس کے بغیر عشق حقیقی حاصل نہیں ہوتا۔ اور جب تک ان مظاہر باری تعالےٰ سے عشق و محبت نہ ہو۔ خود ذاتِ باری سے محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اصل کی محبت کے ساتھ اس کے فوٹو یا اس کے ظل۔ یا اس کے نظیر کی محبت لازم و ملزوم ہے۔ ورنہ دعوئ محبت جھوٹا۔ کیا کوئی عاشق ایسا ہے۔ کہ وُہ کسی محبوب کے عشق کا دعوےٰ کرے۔ اور جب اس محبوب کا فوٹو اسے دکھایا جائے۔ تو اٹھا کر پرے پھینک دے۔ اس کی پروا نہ کرے۔ اسے دیکھ کر اس کا دل گرم نہ ہو محبت کے جذبات پیدا نہ ہوں۔ اور اس فوٹو کو آنکھوں سے لگانے اور محبت سے بوسہ دینے کی خواہش اس کے دل میں نہ اُٹھے۔ اور معاملہ یوں ہو جائے جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔ ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم نے سونہہ پھیر لیا انکے الٹتے ہی نقاب

کیا یہ ممکن ہے کہ دلبر کی بھی پہچان نہ ہو اور یہ کہہ دے کہ نعوذ باللہ ظل کی توبے ادبی کرنی بھی جائز ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

عاشقی عاشقوں سے ہی سیکھی جاسکتی ہے

ان انسانوں کی اس راہ میں ضرورت اس واسطے پیش آئی۔ کہ جس طرح انسان بغیر استاد کے کوئی کام بھی نہیں سیکھ سکتا۔ اسی طرح عشق و محبت بھی سوائے عاشقوں کے کسی اور سے نہیں سیکھ سکتا اور ان کامیاب عشق لوگوں کے سوا کسی اور کی رہبری کے سوا خود تجویزیں گھڑ گھڑ کر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ محبوب کی رضی کے طریقے صرف انہی لوگوں کو معلوم ہوتے ہیں۔ انہی کو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاں مقبول ہونے کا وسیلہ بنا رکھا ہے۔ اور یہی لوگ بسبب کامل عاشق اور کامل موحد ہونے کے معشوق ازلی کے رنگ میں پورے طور پر رنگین ہیں۔ اس کے مظہر تجلی گاہ ہیں۔ پس جو بھی اپنے آپ کو ان کے رنگ میں رنگین کرے گا۔ گویا اس نے اپنے تئیں خدا کے رنگ میں رنگین کر لیا۔ اور یہی لوگ خدا کی آواز اور گفتار سننے کا آلہ ہیں۔ اس کی بانسری ہیں جس کی لے سے وہ اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس جتنا بھی قرب ان کا میسر آئے اتنا ہی سالک کو فائدہ ہے۔ کیونکہ خدائی محبت ان کے مقناطیس میں سے ہو کر اپنے بندوں کو کھینچتی ہے۔ جیسے فرعون کے ساحروں کو موسےٰ کی معرفت نے صرف ایک جھلک دکھا کر مجذوب بنا دیا تھا۔ یاد رہے کہ عام طور پر تمام مخلوقات خداتعالےٰ کی صفات کو نہیں سمجھ سکتی۔ اس لئے یہ خاص لوگ معشوق کے حسن و جمال اور صفات کا ایک مجسم نمونہ بنائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ باقی سب انسانوں کے لئے اسوہ اور مثال ہوں۔ اس میں ساری آسانی ہے۔ اور اسی لئے تو فرمایا گیا ہے کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی اگر ابتدائی محبت یعنی دیباچہ عشق والی محبت تم کو اب خداتعالیٰ سے پیدا ہوگئی ہے تو آؤ اب میری پیروی اور متابعت کرو۔ اور میرے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔ تب خداتعالےٰ تم سے اصلی محبت کرے گا۔ اور تم سے راضی ہو جائے گا۔ پس یہ نص صریح ہے ایسے معشوق مجازی کے اختیار کرنے کے لئے اور اس کی ضرورت ثابت کرنے کے لئے۔

اسی طرح ایک فائدہ عشق مجازی کا یہ بھی ہے کہ عاشق کو عشق کا علم آجاتا ہے۔ وہ اس فن کا ماہر ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ ماہر ہو کر معشوق اصلی سے عشق کرنے لگتا ہے۔ تو پھر وہ ناواقفوں والی ٹھوکریں کھا کر ہلاک نہیں ہوتا۔

تباہ کن راستہ

اس کے سوا یہ خیال کہ بعض فیج اعوج کے بیہودہ اور فرضی صوفیوں کی طرح کوئی حسین لڑکا رکھ لیا جائے۔ یا کسی خوبصورت عورت سے محبت لگائی جائے۔ اور انہیں اپنا معشوق مجازی بنا لیا جائے۔ یہ راستہ نہائت خطرناک بلکہ عشق الٰہی کے بالکل منافی ہے۔ کیونکہ میں نے نہ صرف پڑھا ہے بلکہ سالکوں کا تجربہ ہے۔ کہ اگر ایک نظر محبت کی کسی نامحرم حسین پر پڑ جائے۔ اور ذرا بھی پھر اس کی طرف انسان کا خیال ہو جائے تو خداتعالےٰ کی محبت فوراً اس دل میں سے سلب کر لی جاتی ہے۔ اور نہیں واپس دی جاتی جب تک ناک رگڑ رگڑ کر توبہ نہ کی جائے۔ کیونکہ وہ محبوب ازلی ہرگز غیرت کی وجہ سے یہ برداشت نہیں کرتا۔ کہ غیر کو میرے ہوتے ہوئے عشق کی نظر سے دیکھا جائے۔ یا جو تعلقات میرے ساتھ قائم کرنے ہیں۔ وہ کسی اور مخلوق کیساتھ قائم کئے جائیں۔ خواہ ایک لمحہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ یہی تو وہ ٹھوکر اور وہ روک ہے جو عشق حقیقی کے راستہ میں سد سکندری کی طرح حائل ہے کہ لوگوں نے اپنے لئے ذات باری کے سوا دوسرے معشوق تجویز کر لئے ہیں۔ دنیا اس چہرہ کو چھوڑ کر اور چہروں پر فریفتہ ہو رہی ہے۔ اور اس حسین و جمیل کے سوا لوگ اور حسینوں پر جان دے رہی ہے۔

پس اس صوفی میں جو کسی لونڈے کا عاشق ہے۔ اور ایک بے ایمان دنیادار میں جو کسی خوبصورت عورت کا عاشق ہے کیا فرق ہوا۔ بلکہ وہ صوفی زیادہ بے ایمان ہے۔ کیونکہ وہ عورت کی جائز اور فطرتی محبت کو چھوڑ کر ایک ناجائز اور غیر فطرتی محبت میں مبتلا ہوا جس کا انجام کچھ بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ خدا کے ہاں سے بھی لعنت ملے۔ اور انسانوں کی طرف سے بھی۔ ؎

فلا تختروا الطغوی فان الٰہنا

پس سرکشی کو اختیار نہ کرو۔ کیونکہ ہمارا خدا

غیور علی حرماتہ غیر فاحص

اپنے محرمات کیلئے بڑا غیرتمند ہے اور کبھی انکو برداشت نہیں کرتا

عشق مجازی کب کام آسکتا ہے

ہاں ایک اور صورت سے اس قسم کا عشق مجازی بھی اس راہ میں کام آسکتا ہے۔ مگر وہ اتفاقی ہے نہ کہ ارادی۔ اور تقدیری ہے نہ کہ تدبیری۔ اور وہ ضروری بھی نہیں ہے۔ وہ یہ کہ مثلاً کوئی شخص اپنی جوانی کے زمانہ میں کسی حسین عورت پر عاشق ہوگیا۔ عشق کے جذبات کا اس نے مزا چکھ لیا۔ اس کے لئے اس نے اپنی عزت۔ اور مال و جان کی قربانیاں کیں دن رات اس کے خیال اور تصور میں رہتا رہا۔ بے خوابیوں اور اختر شماریوں کا مزا چکھا۔ اور اس کی رضا اور ایک نظر محبت کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کیں۔ اس کے ملنے اور وصل کے لئے تمام دنیا کی حکمتیں اور تجویزیں سوچیں۔ دیوانگی کے راستوں کو اختیار کیا۔ اور ایسی حالتیں اس پر وارد ہوئیں جو ہر عشق کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اور جن کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان اشعار میں فرمایا ہے ؎

مگر وہ تو پھرتا تھا دیوانہ وار
نہ جی کو تھا چین اور نہ دل کو قرار
ہر اک کو تھا دیکھ کر اک نظر
کہ ہے اس کی آنکھوں میں کچھ جلوہ گر
محبت کی تھی سینہ میں اک خلش
لئے پھرتی تھی اس کو دل کی تپش
کبھی شرق میں اور کبھی غرب میں
رہا گھومتا قلق اور کرب میں
پرندے بھی آرام کر لیتے ہیں
مجانین بھی یہ کام کر لیتے ہیں
مگر وہ تو اک دم نہ کرتا قرار
ادا کر دیا عشق کا کاروبار
کسی نے یہ پوچھی تھی عاشق سے بات
وہ نسخہ بتا جس سے جاگے تو رات
کہا نیند کی ہے دوا سوز و درد
کہاں نیند جب غم کرے چہرہ زرد
وہ آنکھیں نہیں جو کہ گریاں نہیں
وہ خود دل نہیں جو کہ بریاں نہیں
تو انکار سے وقت کھوتا ہے کیا
تجھے کیا خبر عشق ہوتا ہے کیا
مجھے پوچھو اور میرے دل سے ذرا
مگر کون پوچھے بجز عشقباز
جو برباد ہونا کرے اختیار
خدا کے لئے ہے وہی بختیار

ایسی کیفیات ہر صاحب حال عاشق شاعر نے اپنے اپنے اشعار میں بیان کی ہیں۔ اور لیلےٰ مجنوں۔ سسی پنوں۔ ہیر رانجھا۔ شیریں فرہاد۔ مرزا صاحباں کے مشہور حالات ان باتوں کو خوب واضح کر رہے ہیں۔

پس ایسا عاشق جسے عشق مجازی کا مزا پہلے مل چکا ہو۔ وہ عشق کے راستوں اور رموز اور آداب سے ماہر ہو۔ اور یہ بھی جانتا ہو۔ کہ عشق صرف شہوت نہیں ہے۔ اور معشوق سے ملنا دراصل اس کی گفتار اور دیدار اور خدمت اور رضا کے لئے ہے۔ نہ کہ اپنی سفلی شہوات پورا کرنے کے لئے اس راستہ میں ہر قربانی اور ہر مصیبت اٹھانے کی مستعدی وہ دکھا چکا ہے پیام یار۔ اور پیغامبر اور سگ کوئے لیلےٰ اور انتظار کی راتوں اور ہجر کی سوزشوں اور عشق کے ولولوں کی سخت عجیب مزے اور محبوب کے مسکرانے یا اس کی رضا کے ذرا سے اشارہ کی لاانتہا اور دل میں نہ سمانے والی نفرت غرض اس قسم کی سب باتوں میں تجربہ کار اور طاق ہو چکا ہو۔ پھر اگر وہ شخص سچی توبہ کرے۔

382

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا پہلے ہی ایسے معشوق مجازی کے مرجانے کی وجہ سے وہ اس حقیقت کو پا چکا ہو۔ کہ دنیا کا کوئی حسین بسبب فانی اور زوال پذیر ہونے کے دل لگانے کے قابل نہیں ہے اور اب دل کسی ازلی ابدی حسین اور محسن معشوق سے لگانا چاہیئے۔ تو ایسا شخص البتہ اگر سعادت عشق الٰہی پالے تو بہت اچھا عاشق بنیگا۔ کیونکہ وہ سدھایا ہوا اور کمایا ہوا عاشق ہے نہ اُسے ٹھوکریں لگیں گی۔ نہ وہ راستہ سے واپس ہوگا۔ نہ وہ تکالیف اور مصیبتوں سے خوف کھائے گا۔ نہ جان دینے سے ڈریگا۔ نہ کسی طور کا بُخل اس میں ہوگا۔ نہ کسی قربانی سے گھبرائے گا۔ اور ہجر اور ناراضگی اور وصل اور رضا کے نشانات کو فوراً پہچان لے گا۔ کلام یار اور پیامبر کی قدر اور اس کی اتباع خوب بصیرت کے ساتھ کرے گا۔ اور بلا سخت قسم کے مجاہدات کے جلدی لقا کے درجہ پر پہنچ جائیگا۔ اس لئے کہ فنا کا درجہ وہ اپنے او پر بہت جلدی اور آسانی سے لا سکتا ہے۔ کیونکہ ایک دفعہ پہلے لا چکا ہوتا ہے اور اس راہ کا تجربہ کار ہوتا ہے۔

غرض خوش نصیب ہے وہ شخص جسے ابتدائے جوانی میں عشق نصیب ہوا اور وہ اس کی سب منزلوں میں سے گذرا پھر اس کا معشوق یا تو مرگیا۔ یا اس سے فرنٹ ہوگیا۔ اور اس پر واضح ہوگیا کہ کوئی معشوق محبت کے قابل نہیں۔ سوائے اللہ تعالےٰ کے۔ پھر وہ سلسلہ احمدیہ کی برکت کے طفیل عشق حقیقی کی طرف لایا گیا۔ تو اس میدان عشق حقیقی میں وہ نہایت اچھا امیدوار ثابت ہوگا۔ جو قربانیاں یہ الٰہی سلسلہ طلب کر رہا ہے ان کے مطالبہ کے وقت دم دبا کر نہیں بھاگ جائیگا۔ امتحانوں کے وقت خدا کے فضل سے فیل نہیں ہوگا۔ اور خدا اس یار کی رضا کے سوا کسی اور اجر کا طالب نہیں ہوگا۔ بلکہ کسی اجر کا بھی طالب نہیں ہوگا۔ پس ایسا عشق مجازی بھی مبارک ہے۔ جو کسی آئندہ وقت عشق حقیقی کی منزلیں طے کرانے کے لئے مشعل راہ کا کام دے۔

بلکہ میں تو کہتا ہوں۔ کہ عشق حقیقی والوں کو بھی چاہیئے۔ کہ صاحبِ حال مجازی عاشقوں اور شاعروں کے دیوان مطالعہ میں رکھیں۔ کیونکہ وہ عشق کا کوڈ Code ہیں۔ اور دونو عشقوں میں کوئی فرق نہیں۔ سوائے اس کے کہ معشوق جدا جدا قسم کے ہیں۔ اور جُدا جدا صفات رکھتے ہیں اور باقی کئی باتیں وہی ہیں۔ اور طالب کو بہت سے طریقے ایسے اشعار میں۔ اس کی ہدایت کے لئے مل سکیں گی۔ گو میرے خیال میں حضور علیہ السلام کی کتابیں اور درثمین اردو و فارسی ہی کافی ہیں۔ صرف یہ بات ہے۔ کہ بعض شاعروں نے بعض باتوں کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے عاشقانہ اشعار

ابحضرت مسیح موعودؑ کی اسی نظم کو لیلو کہ کیسے کیسے عشق کے اثرات اور جذبات اور نتائج کو بیان کیا ہے۔ کہ گویا کوئی دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔

۱۔ اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی

۲۔ ہمہ مجبوع دو عالم تو پریشاں کردی
ہمہ عشاق تو سرگشتہ و حیراں کردی

۳۔ ذرّہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید
اے بسا خاک کہ چوں ماہ تاباں کردی

۴۔ وہ چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوہ فیض
درِ رفتن بزدی آمدن آساں کردی

۵۔ ہوش مندانِ جہاں را تو کنی دیوانہ
اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویراں کردی

۶۔ جان خود کس ندہد بہر کس از صدق و وفا
راست اینست کہ ایں جنس تو ارزاں کردی

۷۔ بر تو ختم ست ہمہ شوخی و عیاری و ناز
ہیچ عیار نباشد کہ نہ نالاں کردی

۸۔ ہر کہ در مجمرت افتاد تو بریاں کردی
ہر کہ آمد بر تو شاد تو گریاں کردی

۹۔ تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم
اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

۱۰۔ اے تپ عشق بیایز دکہ بدیں خونخواری
کافرا ستی مگرم مرد مسلماں کردی

۱۱۔ ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
سینۂ مشرک و مسلم ہمہ بریاں کردی

۱۲۔ آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

اب اردو میں ان اشعار کا مختصر مطلب بھی سُن لیجئے۔ فرمایا:-

۱۔ اے عشق تیرا پہلا خاصہ تو یہ ہے کہ آرام اور مصیبت تیری وجہ سے برابر ہو جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے آدمی کسی قربانی اور کسی دکھ درد سے بالکل نہیں ڈرتا۔ بلکہ بعض وقت یار کی راہ میں زخم ہزار آراموں سے زیادہ لطف دیتا ہے۔

۲۔ یہ سلسلہ عشق و محبت مادہ روح حیوان انسان ہر چیز میں قدرتی طور پر ودیعت ہے۔ اور اگلے جہان میں بھی یہ اسی طرح بلکہ زیادہ قوت کے ساتھ جاری ہوگا۔

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ذرہ تھے۔ ان کو اسی عشق نے سورج بنا دیا۔ اور میں خاک تھا مجھے اسی عشق نے بدر کامل کر دیا۔

۴۔ سب سے بڑا فائدہ عشق کا یہ ہے کہ شروع ہوتے ہی ارتداد اور واپسی کا رستہ بند کر دیتا ہے۔ اور سلوک کا رستہ ایسا آسان کر دیتا ہے۔ کہ تزکیہ نفس زیادہ آسانی سے ہو جاتا ہے۔ بہ نسبت دوسرے طریقوں کے جیسا کہ فرمایا ہے۔ ع

کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں

یہ نہیں کہ رو رو سخاوت کی مشق کر کے اور مال کی بے ثباتی وغیرہ سوچکر مدتوں میں یہ عقیدہ قائم کریں۔ کہ ہم اب کیا قربانی کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس راہ میں ادھر عشق آیا اُدھر بخل دور اور سارا مال بس معشوق کا بلکہ ضرورت نہ بھی ہو۔ تو بھی اس کے سر پر سے ساری دولت وارنے کی خواہش رکھتا ہے۔ موقع ڈھونڈتا رہتا ہے۔ اور یہ نہیں کہ اولاد کو سمجھاتے رہے کہ بھائی خادم دین ہونا اور دل کو تسلی دے لی۔ کہ ہم نے بھی اپنے چار لڑکوں میں سے ایک کو خدمت دین کے واقفین میں داخل کر دیا ہے۔ لیکن عشق والا فوراً ساری اولاد کو لیکر حضرت امیر المومنین کے دروازہ پر جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ لیجئے یہ سب خدا کے دین پر قربان ہیں۔ اور کسی وظیفہ اور امداد کا طالب نہیں ہوتا۔ بلکہ کہتا ہے۔ کہ حکم فرمائیے جو کہیں گے ویسی تعلیم دلاؤں گا۔ اب یہ خدا تعالےٰ کی ہی نذر ہیں۔ اور حضور کے غلام۔ اور ہمیشہ سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ بلکہ صرف اولاد ہی کا ذکر کیا ہماری جانیں ہمارے املاک ہمارے اموال ہماری آبروئیں سب خدا ہی کیلئے ہیں۔ یعنی سلسلہ کے لئے یعنی خلیفہ کی مرضی پر یا

At the disposal of his agent at any time and at any place

۵۔ عاشق کی باتیں اور حرکات بعض اوقات پاگلوں والے معلوم ہوتے ہیں جیسے میں اس مضمون یعنی "عشاق الٰہی" کی مجنونانہ حرکات" کو الگ ہیڈنگ کے ماتحت انشاء اللہ کبھی بیان کرونگا۔ مگر یہ "جنون" دنیا داروں کی نظروں میں جنون ہوتا ہے۔ نہ کہ اہل اللہ کی نظروں میں۔ یا اللہ تعالےٰ کی نظر میں کیونکہ وہ ذات تو عشق کے مظاہرے ہر وقت چاہتی ہے۔ اور اسی لئے اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور یہی وہ جنون تھا جسکی وجہ سے کفار مکہ نے آخر متفقہ فتویٰ دیدیا تھا کہ عشق محمد علیٰ ربہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ مجنوں کے نام سے یاد کرتے تھے۔ کیونکہ جب عشق آتا ہے تو جو دنیا دار پہلے ہوشیار نظر آتے تھے وہ اب پاگل نظر آتے ہیں۔ جیسے نور الدینؓ جو اپنے گھر میں بڑا معزز اور صاحب رسوخ تھا۔ مگر عشق کے مارے سب کچھ چھوڑ کر قادیان آ بیٹھا اور سیٹھ عبدالرحمنؓ جو بسبب تاجر ہونے کے ایک ایک پیسہ کا حساب عقلمندی سے رکھا کرتا تھا ہر ماہ سینکڑوں روپے بذریعہ تار عشق کیوجہ سے برباد کرنے لگا۔ اور عبداللطیفؓ جو اپنی جان صرف ایک کلمہ کہکر بچا سکتا تھا۔ مگر اس نے جان بوجھ کر سنگساری کی موت قبول کی! اور منظور محمد جو اپنے قاعدہ اور قرآن سے ہزارہا روپیہ کماتا تھا مگر دنیا کو لات مار کر خود فقیرانہ حالت میں رہا اور تمام اثاثہ اور انتظام اس کارخانہ کا اپنے محبوب کے قدموں پر سے نچھاور کر دیا۔

۶۔ کوئی شخص کسی کیلئے جان نہیں دیتا۔ مگر عاشق بڑی آسانی سے دیدیتا ہے۔ جیسا کہ شہدائے کابل نے کیا۔ اور انسے پہلے صحابہؓ نے کیا۔ نیز ہمارے ان مبلغین نے کیا جو غیر ملکوں میں جا کر فوت ہو گئے جیسا کہ شہزادہ عبدالمجید صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب رضی اللہ عنہما خدا ان سے راضی ہو۔

۷۔ آدمی کیسا ہی ہوشیار اور عقلمند ہو مگر عشق کے آگے وہ بھی چکر میں آجاتا ہے۔ اور بعض مونھوں پر اسکی کچھ پیش نہیں چلتی۔ سوائے اسکے کہ معشوق ہی اپنا کرم کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸) :- عشق کیا ہے ایک آگ جو سب کچھ جلا کر رکھ دیتی ہے۔ اس کی ساری خوشی اس کے رونے میں ہے اور اس کی ساری لذتیں اس کے زخموں میں۔

(۹) :- مجھے بھی جب تک عاشق نہ ہوا معرفت نصیب نہ ہوئی۔ اے عشق تیرے قربان کہ تیری وجہ سے یہ راستہ کھلا۔ یعنی معرفت ہرگز نہیں دی جاتی جب تک پہلے دل میں محبت کا نزول نہ ہو۔

(۱۰) :- اے عشق خدا کی قسم تیری بعض صفات کافروں کی طرح کی ہیں مگر اصل اسلام تجھ سے ہی وابستہ ہے اور بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن والی بات مجھے تبھی حاصل ہوئی۔ جب عشق کی گرمی میرے اندر داخل ہوئی۔

(۱۱) :- عشق وہی ہے خواہ حقیقی ہو خواہ مجازی۔ اور یہ فطرتی طلب خدا سے ملنے کی ہے جو نہ صرف کعبہ والوں سے مخصوص ہے۔ بلکہ بت پرستوں میں بھی وہی آگ لگ رہی ہے۔

(۱۲) میرے پر تو بڑا احسان عشق کا یہ ہے کہ میں خاک کی طرح مردہ تھا مگر خدا کی کامل محبت نے مجھے ایسا بنا دیا کہ مسیح بن کر اب میں مردوں کو اسی عشق کی بدولت زندگی دیتا ہوں۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ عاشق کا حال حضور نے بیان فرمایا ہے جو سچی محبت کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ ع

غریق دورطۂ بحر محبت
نہ بر مہرش نظر باشد نہ برکین
بگوشش عاشق از لبہائے دلدار
چناں نغزیں عزیز آید کہ تحسین
جہاں روشن خوش افتد از پئے عشق
کہ قرباں می کند بر روئے دل و دین
شب و روزش بدلبر کار باشد
دل و جانش شود آں یار شیریں
بسوزد ہر چہ غیر یار باشد
ہمیں ایں عشق را رسم ست و آئین

اسی طرح در ثمین اردو اور فارسی کا مطالعہ کرو تو عشق کی کیفیات فوائد جذبات جوش نتائج آداب اور شرائط اور رموز آپ پر کھلنے شروع ہو جائیں گے اور پھر ضرورت نہ رہے گی۔ کہ آپ جیسے پختہ کار طالب علموں کو کوئی پڑھائے۔

خلاصہ مضمون

آخر میں میں پھر خلاصہ اس مسئلہ کا بیان کئے دیتا ہوں کہ نبی وقت یا خلیفہ وقت کے ساتھ کیوں اس راہ میں عشق کرنے کی ضرورت ہے

(۱) اس لئے کہ وہ محبوب ازلی کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے اور اس کے حسن و احسان کا نمونہ یا ماڈل اور اسوہ ہوتا ہے۔ یا اس کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے

(۲) اس لئے کہ وہ خود عاشق ذات باری اور اس وجہ سے اس راہ کا بہترین استاد ہے۔ اور اس مدرسہ کے کورس کا بہترین ماہر

(۳) اس لئے کہ وہ درمیانی وسیلہ اور شفیع ہے محبوب تک پہنچنے کا۔ سیڑھی یا زینہ کامیابی۔ پیغامبر اس کی مرضی۔ اور نہایت شفیق۔ اپنے شاگردوں پر۔ اور ان کی مرضی گویا خدا کی مرضی ہے۔

(۴) اس لئے کہ وہ اس راہ کے لئے مبشر۔ اور نذیر ہے یعنی اس راہ کے نقصانات اور ٹھوکریں اور ان کے انجام اپنے تجربہ سے اچھی طرح جانتا۔ اور وقت پر خبردار کر سکتا ہے۔

(۵) اس لئے کہ وہی خدا تعالیٰ کی طرف سے داعی یعنی ریکروٹنگ آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ تا کہ امیدواران عشق کی بھرتی کرے اور کسی کی معرفت یہ ریکروٹنگ نہیں ہوتا

(۶) وہی اس کام پر مامور ہے کہ ان امیدواران عشق کو اپنے نور سے آراستہ کر کے آئندہ کے لئے ان کو اپنا قائم مقام دنیا میں بنا کر چھوڑ جائے۔

(۷) اسی کی معرفت اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کے عظیم الشان نشانات یعنی حسن و جمال یار کے آثار لوگوں کو دئے جاتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں یہ الفاظ فرمائے گئے ہیں کہ یا ایھا الرسول انا ارسلناک شاھداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنہ و سراجاً منیراً۔ اور لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر و ذکر اللہ کثیرا و من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ اور ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمیٰ۔ اور و من یطع اللہ و الرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصالحین و حسن اولٰئک رفیقا۔ اور النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم و ازواجہ امھاتھم۔ اور ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اور ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ جن کا ترجمہ اور مطلب آپ سب لوگ خدا کے فضل سے جانتے ہیں سب کا خلاصہ ایک شعر میں یہ ہے کہ ؎

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں یافت جز در پئے مصطفیٰ

مصطفیٰ سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضور کے ظل حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ان کے بعد ان کے خلفاء۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و خلفائہ و اصحابہ اجمعین

نظارت بیت المال
نئی تحریک کے ماتحت اپنے چندہ عام اور حصہ آمد میں اضافہ کرنیوالے احباب

جن دوستوں کی طرف سے اب تک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

جماعت	نام	حصہ آمد
بنوں	صوبیدار ڈاکٹر محمد الدین صاحب	1/10 کی بجائے 1/9
〃	بابو محمد خواص خان صاحب	1/10 〃 1/9
〃	شیخ اللہ بخش صاحب چندہ عام	ایک آنہ 〃 سوا آنہ
شاہ مسکین	سید لائق شاہ صاحب حصہ آمد	1/10 〃 1/8
〃	اہلیہ 〃	1/8 〃 1/7
〃	مولوی محمد اکرم صاحب پٹواری خودلو	1/10 〃 1/6
〃	چوہدری محمد ابراہیم صاحب پٹواری رنگیل پور	1/8 〃 1/6
〃	بابو فقیر اللہ صاحب تار بابو	1/10 〃 1/9
〃	میاں عبد الحق صاحب پٹواری ہندو بستیلہ	1/10 〃 1/8
〃	شیخ محمد انور صاحب امیر جماعت بھینی شرق پور	1/10 〃 1/8
لاہور چھاؤنی	صوفی علی محمد صاحب پریذیڈنٹ	1/8 〃 1/7
〃	بابو محمد عبد اللہ صاحب	1/7 〃 1/6
〃	بابو نواب الدین صاحب	1/6 〃 1/5
〃	بابو چراغ الدین صاحب	1/10 〃 1/9

چندہ عام میں بجائے ۱ رفی روپیہ کے ۲ رفی روپیہ کی شرح منظور کرنے والے احباب

ملک عبد الستار صاحب۔ مہتہ عبد القادر صاحب۔ بابو نصیر الحق صاحب چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب۔ سائیں اللہ دتا صاحب۔ بابو محمد شفیع صاحب میاں عبد الحفیظ صاحب۔ میاں نور محمد صاحب۔ چوہدری محمد حسین صاحب ایم اے ٹی۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے چوہدری محمد عمر صاحب۔

نواب محمد عبد اللہ خان صاحب آف قادیان نے اپنا حصہ آمد بجائے 1/10 کے 1/9 کر دیا ہے۔

اس فہرست کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ شاہ مسکین کے احباب نے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھانے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ چار نے دو حصے بڑھائے ہیں اور ایک نے چار حصے

اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں پر اپنے افضال کی بارشیں نازل فرمائے

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

اعلان قابل توجہ سیکرٹریان وصایا

سیکرٹریان وصایا کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے موصیوں کی دینی حالت کی رپورٹ ہر ماہ دفتر میں بھیجا کریں۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

درخواست دعا

میرے ایک دوست چند نہایت اہم وجوہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے تمام افراد کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو امور میں کامیاب فرما کر مخلصی بخشے۔ خاکسار بشیر احمد خان جائنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

383
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُقدمہ قبرستان میں گواہانِ صفائی کی شہادت

از رپورٹر الفضل

بٹالہ ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء مقدمہ مندرجہ عنوان کی سماعت آج پھر ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر۔ جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر اور جناب دیوان رتن سنگھ صاحب پلیڈر موجود تھے۔ کارروائی سوا بارہ بجے شروع ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل شہادتیں ہوئیں۔

بیان گواہ محمد اسحٰق صاحب

۱۶ جون۔ میں منگو کی لڑکی کی میت کے ساتھ مجمع میں مدرسہ احمدیہ سے شامل ہو کر قبرستان تک گیا۔ جانے سے قبل میں نے حمیدا احراری کو ایک اور دکاندار سے جس کا نام میں نہیں جانتا۔ یہ کہتے سنا کہ دکان بند کر کے جلد قبرستان چلو۔ چونکہ عبدالرزاق نے مجھے احمدیہ سکول میں ہی کہا تھا۔ کہ میرے ساتھ رہنا اور کیمرہ کی حفاظت کرنا۔ مبادا پولیس اسے توڑ دے اس وقت جنازہ کے ساتھ دو اڑھائی سو آدمی تھے۔ محمد امین اور سید اسلام جو مجمع میں تھے۔ ہمیں ڈھکو آنہ کے قریب ملے۔ اور میں نے ان سے کہا۔ کہ تم بھی کیمرہ کی حفاظت کیلئے ہمارے ساتھ رہنا۔ رستہ میں میں نے ڈھکو آنہ کے قریب ہی ایک دو احراری بھی دیکھے۔ جو ہمیں دیکھ کر کھیتوں میں سے قبرستان کو روانہ ہو گئے۔ قبرستان پہونچکر میں نے ملزم عبدالرحمٰن جٹ کو دیکھا۔ اس نے کوٹ کا لباس نہیں پہنا ہوا تھا۔ وہیں میں نے ولی محمد اور غلام محمد ملزمان کو موقعہ قبر پر بیٹھے دیکھا۔ ملزم عبدالرحمٰن جٹ نے ولی محمد کو کہا کہ قبر کھودو۔ جب اس نے ایک دو ٹپ لگائے تو عبدالحق احراری نے آ کر کہی پکڑ لی۔ اور کہا کہ مر جائیں گے۔ مگر قبر نہیں کھودنے دینگے۔ اس نے کہی کو بلیڈ کی طرف سے پکڑا۔ دونوں میں کشمکش ہوتی رہی آخر ولی محمد نے جھٹکا مارا۔ اور عبدالحق گر گیا۔ مگر پھر اٹھا۔ اور پھر کہی چھیننے کی کوشش کی۔ اس پر تین چار لڑکوں نے جن میں عمر خطاب اور عطاء الرحمٰن بھی تھے۔ اسے پرے دھکا دیا۔ اور چند ایک سوٹے مارے۔ میں نے اس وقت عبدالحق کے ساتھ اور کسی کو نہیں دیکھا۔ پولیس کے بعض سپاہی جنوب مشرق کی طرف بیس پچیس گز کے فاصلے پر کھڑے تھے۔ جب عبدالحق کو مارا جا رہا تھا۔ مولوی عبدالرحمٰن جٹ اور ظہور احمد ملزمان نے اسے بچانے کی کوشش کی۔ پہلے یہ قبر کے پاس نہیں تھے۔ ان دونوں نے آ کر اس پر بازو پھیلا دئے۔ اور لڑکوں کو پیچھے ہٹایا۔ اس کے بعد دو حلقے بنا دیئے گئے۔ اور دو فوٹو بھی لئے گئے۔ چونکہ پہلے کیمرہ فٹ کر رہا تھا اس لئے اس سے قبل فوٹو نہ لے سکا۔ فوٹو [redacted] اس موقعہ کے نظارے ہیں۔ جب عبدالحق گر گیا۔ تو سپاہی آ کر قبر پر کھڑے ہو گئے۔ اور قبر کھودنے سے روک دیا۔ مگر جب ہم نے کیمرہ فٹ کیا۔ تو وہ پرے ہو گئے۔ ملزموں میں سے میں نے عبدالرحمٰن جٹ۔ ظہور احمد۔ ولی محمد۔ غلام محمد اور محمد حیات کو اس واقعہ سے قبل دیکھا تھا۔ وقوعہ کے بعد میں نے عبدالرحمٰن کشمیری۔ ملک عبدالعزیز اور محمد ابراہیم کو دیکھا تھا۔

لالہ وزیر چند اس وقت آیا جب قبر پر اینٹیں لگائی جا رہی تھیں۔ ایک فوٹو اس کے آنے کے بعد لیا گیا۔ میں اور محمد امین یہ پلیٹیں لے کر محلہ دارالرحمت کی طرف چلے گئے۔ سید اسلام بھی جلد ہی ہمیں آ کر مل گیا۔ ملزموں میں سے میں نے کسی کو سیٹی بجاتے یا گالیاں دیتے۔ یا حملہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے نہیں سنا۔

بجواب جرح۔ جو لوگ مدرسہ احمدیہ سے چلے تھے۔ ان سب کے نام میں نہیں بتا سکتا۔ ہم احمدیہ چوک میں سے نہیں گذرے۔ بلکہ گھماروں والی گلی سے گئے۔ قریباً اسی سے سو تک احمدی مختلف جہات سے آ کر جلوس میں شامل ہو گئے۔ قبرستان پر پہنچنے پر میں نے کسی احراری کو ولی محمد کے پاس نہیں دیکھا۔ نہ ہی قبر کا کوئی حصہ کھودا ہوا تھا۔ کوئی ٹپ بھی نہیں لگا ہوا تھا۔ ولی محمد ملزم نے ہم سے نہیں کہا۔ کہ کسی نے قبر کھودنے سے روکا ہے۔ وہاں پہنچنے پر احمدی بے قاعدگی کے ساتھ پانچ پانچ دس دس کے گروہوں میں مختلف جہات میں کھڑے ہو گئے۔ میں نے بوہڑ کے نیچے احرار کو نہیں دیکھا۔ عبدالحق جنوب مشرق کی طرف سے آیا تھا۔ وہ تیزی سے چلا آ رہا تھا۔ اور اکیلا ہی تھا۔ ولی محمد نے ایک ٹپ مارا۔ اور جب دوسرا مارنے کے لئے کہی اوپر اٹھائی۔ تو اس نے کہی کو پکڑ لیا۔ میں اس وقت دس پندرہ گز کے فاصلہ پر تھا۔ کسی اور نے اس کشمکش میں دخل نہیں دیا مجھے علم نہیں کہ پولیس والوں سے کسی نے کہا کہ اسے ہٹاؤ۔ ان لڑکوں کو کسی احمدی نے یہ آرڈر نہیں دیا تھا۔ کہ عبدالحق کو مارو۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ لڑکے سکول سے ہی ہمارے ساتھ چلے تھے۔ یا بعد میں آئے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ عمر خطاب طالب علم ہے یا نہیں۔ عطاء الرحمٰن بہرحال طالب علم نہیں ہے۔ جن سوٹوں سے انہوں نے مارا۔ وہ پہلے ہی ان کے ہاتھ میں تھے۔ انہوں نے بانس کی لاٹھیوں سے مارا تھا۔ بعض لاٹھیاں ویسی ہی تھیں۔ جیسی کورٹ کے والنٹروں کی ہوتی ہیں۔ باقی مارنے والے دو تین لڑکوں سے میری واقفیت نہیں۔ مگر ان کو پہچان سکتا ہوں۔ اس وقت بھی میں نے ان کے نام کسی سے نہیں پوچھے۔ کئی بار وقوعہ کے بعد ان کو قادیان میں دیکھا ہے۔ مگر کبھی ان کے نام دریافت نہیں کئے۔ عبدالحق جھکا ہوا کھڑا تھا۔ جب عبدالرحمٰن اور ظہور احمد نے ہاتھ اس کے اوپر رکھے تھے جب انہوں نے ہاتھ پھیلا دئے۔ مارنے والے بھی ہٹ گئے۔ مگر جب یہ ہٹ گئے۔ تو پھر ایک لاٹھی عطاء الرحمٰن نے ماری۔ عبدالحق اس سے قبل گر چکا تھا۔ وہ وہیں پڑا رہا۔ جہاں گرا تھا۔ ہمارے قبرستان میں پہنچنے کے بعد پندرہ منٹ کے اندر اندر یہ سب واقعہ ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ عبدالحق نے کوئی شور وغیرہ کیا ہو۔ میں نے کوئی احراری یا پولیس مین عبدالحق کی طرف آتے نہیں دیکھا میں اور عبدالرزاق بھی بیرونی حلقہ میں کھڑے تھے۔ اس وقت بھی کسی پولیس والے نے اسے آ کر کچھ نہیں پوچھا۔ جب وہ گرا تو اس کا چہرہ نظر آتا تھا۔ اس کے منہ کے سامنے رکھکر کوئی فوٹو نہیں لیا گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کتنے لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ میں نے نہیں پڑھی۔ میں نے عبدالرزاق سے نہیں پوچھا۔ کہ وہ قبرستان میں کیمرہ کسی کے حکم کے ماتحت لے جا رہا ہے یا اپنے طور پر ہی۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ لالہ وزیر چند نے عبدالحق سے کوئی بات چیت کی ہو۔ میں نے ملزم محمد تقی کو بیرونی حلقہ کے اندر عبدالحق کو مار پٹنے کے بعد دیکھا تھا جب ہم فوٹو لینے لگے۔ تو پولیس والے ہمارے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ اگرچہ بیرونی حلقہ کے اندر ہی رہے ہم نے پھر ان کا فوٹو لینے کی کوشش کی۔ مگر وہ پھر ہٹ گئے۔ آٹھ دس آدمی جن میں ملزم عبدالرحمٰن جٹ اور ظہور احمد بھی تھے۔ دونوں حلقوں کے درمیان تھے۔ اور پولیس والے بھی تھے۔

بیان گواہ محمد امین صاحب قادیان

میں منگو کی لڑکی کے جنازہ کے ساتھ احمدیہ سکول سے قبرستان گیا تھا۔ رستہ میں عبدالرزاق اور محمد اسحٰق نے کہا تھا کہ کیمرہ کی حفاظت کیلئے ہمارے ساتھ رہنا